Al-Abṣār (Research Journal of Fiqh & Islamic Studies)
ISSN: 2958-9150 (Print) 2958-9169 (Online)
Published by: Department of Fiqh and Shariah, The Islamia University of Bahawalpur.
Volume 01, Issue 02, July-December 2022, PP: 33-46
DOI: https://doi.org/10.52461/al-abr.v1i2.1488
Open Access at: https://journals.iub.edu.pk/index.php/al-absar/about

زیب وزینت کی عصری تعبیرات وشرعی تحدیدات

Contemporary interpretations and Shariah restrictions of adornment

Dr. Muhammad Sadiq
Elementary Teacher, Govt. High School Khair Pur Daha, Ahmad pur East.

Abstract

The religion of Islam, by removing the impurities prevailing on the meaning of beauty, made it fine and beautified and pointed out the prominent limits and signs according to its true beauty, so that beauty and masculine perfections and distinctions can be found in the realm of virtue free from stupidity and shamelessness. Also, that the one who adopts beauty should not fall into any forbidden actions that offend the Lord or misperceptions or doubts that spoil the creation. It is clear from the Sharīaḥ arguments that transgressing the boundaries between men's and women's adornment is highly disliked by the religion of Islam. This destroys morals and character. The values of the virtues are shaken, the greatness of the nation and the purity of the society are weakened and its consequences are extremely fatal and destructive, therefore in view of the fulfilling the desires of being attractive, in such a way that the desire to look attractive, is also fulfilled and does not exceed the rules and regulations of the religion.

Keywords

Human beings, beauty, halal and haram, modern methods, fashion, Islamic teachings.

All Rights Reserved © 2022 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

1. موضوع کا تعارف

اللہ رب العزت کی تخلیق شدہ پر کشش اور رنگین دنیا میں جس طرف بھی نظر دوڑائی جائے، ہر شے کامل اور حسین دکھائی دیتی ہے۔اس حسین کائنات میں ہر طرف اللہ رب العزت کی بے شمار نشانیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ اللہ نے جو چیزیں انسان کو عطا کی ہیں انھیں بھی بڑی خوبصورتی سے تخلیق کیا ہے۔اس دنیا کی ہر ایک چیز سے اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی عظمت ٹپکتی ہے۔ قدرت کی صناعی کو جو تخلیق مکمل کرتی ہے وہ انسان ہے، جسے اللہ رب العزت نے "اشرف المخلوقات "کا درجہ دے کر تمام مخلوقات سے افضل قرار دے دیا۔ ذرا سوچنے کی بات ہے کہ وہ رب جس نے یہ کائنات، زمین و آسمان، خوشبو، پھول، پتے، پہاڑ، سمندر اور ایسی ہی ان گنت حسین چیزیں تخلیق کی ہیں، وہ اپنی سب سے خوبصورت تخلیق یعنی انسان کو خوبصورت بننے یا نظر آنے سے کیونکر منع فرمائے گا۔ وہ تو چاہتا ہے کہ اس کے بندے پر اس کی نعمتیں نظر آئیں اور انسان زیب وزینت اختیار کرتے ہوئے، قدرت کی ہر نعمت کا استعمال کرکے، اپنے کریم رب کا شکر گزار بنے، لیکن ان نعمتوں کے استعمال، بشمول زیب وزینت اختیار کرنے کی حدود بھی مقرر فرمادیں، تاکہ انسان دنیا میں آنے کا اپنا اصل مقصد نہ بھول جائے، مثلاً اپنے خالق کی اطاعت جو اس کے احکامات کی پیروی میں ہے۔ اور اس کے لیے رب کریم نے اپنے معزز پیغمبر دنیا میں بھیجے، جو اس کی اطاعت کا اور دنیا میں زندگی گزارنے کا ایک خوبصورت طریقہ لے کر آئے، جسکی بدولت خوش نصیب لوگ ہدایت تک پہنچ سکے۔ آخر الزماں نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل ہونے والی آخری کتاب قرآن مجید کا یہ اعجاز ہے کہ اسمیں اور جدید سائنس کی ثابت شدہ حقیقتوں میں زبردست مطابقت پائی جاتی ہے۔ ساتھ ہی جدید سائنسی ترقی نے بالخصوص سرجری، جنس کی تبدیلی، لیزر اور تبدیلی نقوش کی فیلڈ میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کی ہیں، جو اسلامی قوانین اور اصول وضوابط کے حوالے سے کئی سوالات کو جنم دیتی ہیں۔ لہٰذا عصری تقاضوں کے پیش نظر، بننے سنورنے اور زیب وزینت اختیار کرنے کی خواہشات کو اس طرح پورا کرنے کے لیے اسلامی تعلیمات بالخصوص قرآن مجید اور سیرت نبوی ﷺ سے روشنی اخذ کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی، تاکہ جاذب نظر آنے کی تمنا بھی پوری ہو جائے اور دین کے بتائے ہوئے اصول وضوابط سے بھی تجاوز نہ ہو۔

2. زیب وزینت کے متعلق اسلامی تعلیمات

اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب یعنی قرآن مجید قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کی رہنمائی کے لیے نازل ہوا ہے۔ دنیا چاہے کتنی ہی ترقی کرلے دین اسلام کے علاوہ کسی مذہب میں یہ لچک، جدت پسندی اور حقیقت پسندی موجود نہیں کہ ازل سے ابد تک کی ہر فکر، ہر سوال اور ہر سوچ کا جواب دے کر انسان کو حیرت میں ڈال سکے۔ انسان کو عصرِ حاضر میں درپیش تمام ترچیلنجوں کا سامنا کرنے اور اس کی رہنمائی کی جو صلاحیت قرآن میں ہے وہ یقینا کلام الٰہی کا ہی معجزہ ہے۔ قرآنِ مجید کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو سب سے پہلے جو علم عنایت فرمایا تھا , وہ علم شریعت نہیں بلکہ علم فطرت تھا اور اس کی تعبیر قرآن میں "علم

اسمائی "یعنی علم اشیائے عالم کے عنوان سے کی گئی۔1ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِكُمْ وَ رِیْشًا ؕ وَ لِبَاسُ التَّقْوٰی ۙ ذٰلِكَ خَیْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ یَذَّكَّرُوْنَ ۔2

اے بنی آدم ہم نے تم پر پوشاک اتاری تاکہ وہ تمھارا ستر ڈھانکے اور زینت دے اور پرہیز گاری کا لباس سب سے اچھا ہے، یہ اللہ کی نشانیاں ہیں تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ سے یہ واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں تمام نعمتوں کا اتارا جانا انسان کی خواہشات اور طبیعت کے مطابق رکھا ہے اور پھر فرمادیا کہ اسے انسان کا جو لباس پسند ہے، وہ پرہیز گاری کا لباس ہے تقویٰ کا لباس ہے۔ بے شک خالق سے زیادہ مخلوق کو کون جان سکتا ہے، جس نے انسان کی طبیعت میں پسند، ناپسند کا عنصر ڈالا اور پھر اس کے لیے نعمتوں کے انبار لگا دیے تاکہ وہ اشرف المخلوقات ہوتے ہوئے اسکی عطا کردہ نعمتوں سے بھرپور طریقے سے لطف اندوز ہوسکے۔ عصر حاضر میں سائنسی علوم کے ذریعے ہونے والی ترقی نے انسان پر حیرت کے دروازے کھول دیے ہیں اور زندگی کے ہر شعبے بشمول زیب وزینت سے متعلقہ بے شمار ایجادات منظر عام پر آچکی ہیں۔ جبکہ شریعت مطہرہ نے بھی فطری تقاضوں کے پیش نظر نہ صرف آرائش وزیبائش کی اجازت دی، بلکہ بعض صورتوں میں ترک زیبائش پر ملامت بھی کی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا خَالِصَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۔3

آپ ﷺ ان سے کہہ دیجیے کہ جو زیب زینت (آرائش) اور کھانے (پینے) کی چیزیں اللہ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہیں، ان کو حرام کس نے کیا ہے؟ کہہ دیجیے کہ یہ چیزیں دنیا کی زندگی میں، ایمان والوں کے لئے ہیں اور قیامت کے دن خاص ان ہی کا حصہ ہوں گی۔ اللہ پاک اسی طرح اپنی آیتیں سمجھنے والوں کے لیے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے۔

درج بالا آیت سے یہ بات بخوبی عیاں ہو جاتی ہے کہ یہ کائنات اور اس کی تمام تر نعمتیں، اللہ نے انسانوں کے لیے بطور نعمت اتاریں اور ان نعمتوں سے خوب فائدہ اٹھانے کا حکم بھی دے دیا۔ دور جدید میں زیب وزینت کے حوالے سے جو ترقی ہوئی ہے وہ اپنے اندر حلت وحرمت سے متعلق کئی سوالات کو جنم دیتی ہے۔ اسلامی شریعت کی روشنی میں اس حوالے سے مزید تحقیق اور تجربوں کی ضرورت ہے، تاکہ رب تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں سے شرعی حدود میں رہ کر استفادہ کیا جاسکے۔

ہمارے گردو پیش کے ماحول میں اور وہ کائنات جس میں ہم رہتے ہیں، قدرت کی تخلیق کی بے شمار نشانیاں موجود ہیں۔

مچھر کی اندرونی ساخت میں کار فرما نظام، مور کے پروں پر فنکارانہ نقش و نگار، آنکھوں جیسی پیچیدہ ساخت اور ان کا حسن کارکردگی سمیت زندگی کی کروڑوں دیگر اشکال، وجود باری تعالیٰ کے واضح اور روشن ترین نشانات ہیں۔4

نبی کریم ﷺ کی آمد کے بعد علم، تدبر اور تفکر کے ایک عظیم باب کا آغاز ہوا اور قرآنِ پاک کی بدولت غور و فکر کے ایسے نئے دروازے انسانیت کے لیے کھلے، جنہوں نے انسان کی تخلیق، کائنات کا نظام اور اس کے حقائق کو عقل کی منزلوں پر پرکھنے کی طرف متوجہ کیا۔ آغازیات کا جو فکر و فلسفہ مذہب اسلام نے دیا اس نے تحقیق اور فکر کے نئے نئے در وا کیے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ تخلیق کے اس نظام میں، تخلیق کی ہم آہنگی اور ترتیب میں، خوبصورتی اور حسن کو جیسے تخلیق کرتا ہے، اس لحاظ سے انسان میں یہ حسن سب مخلوق سے زیادہ ودیعت کیا گیا ہے۔5 یہ بھی شکر کا ایک انداز ہے کہ بندہ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کا کھل کر اظہار کرے کیونکہ شکر بھی خوبصورتی کی ایک قسم ہے، جو انسان کا باطن خوبصورت بناتی ہے۔ ہر وہ زیب و زینت جو اللہ نے اتاری ہے اس کا اظہار کرنا اس کو پسند ہے۔ حدیث پاک سے اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔ "یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اپنی نعمت کے اثر کو دیکھنا پسند فرماتا ہے۔"6

حضرت ابو الاحوص جشمیؒ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے پھٹے پرانے لباس میں دیکھا تو فرمانے لگے کیا تیرے پاس کوئی مال ہے، تو میں نے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ اور بکریاں وغیرہ دی ہیں، تو نبی کریم ﷺ فرمانے لگے، جس وقت اللہ تعالیٰ تجھے کوئی مال دے، اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اثر اور اس کی کرامت کا نشان تجھ پر نظر آنا چاہیے۔7

مذکورہ حدیث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ظاہری اور باطنی دونوں جمال پسند ہیں۔ لیکن اس کے اظہار کا طریقہ بھی وہی ہونا چاہیے جو شریعت کی رو سے، اللہ اور اس کے رسول اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق ہو۔ شرعی حدود سے آگے بڑھنا انسان کے اپنے لیے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے جیسا کہ ایک اور حدیث مبارکہ میں روایت ہے کہ:

> ایک صحابی حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ کی زمانہ جاہلیت میں جنگ کلاب میں ناک کٹ گئی، تو انھوں نے چاندی کی ناک لگوائی تو اس سے کچھ عرصے بعد بدبو آنے لگی، آپ ﷺ نے انھیں سونے کی ناک لگوانے کا حکم اور اجازت دی تو انھوں نے سونے کی ناک لگوا لی۔8

سونا اگرچہ مرد کے لیے حرام ہے لیکن آپ ﷺ نے شدید ضرورت کے پیش نظر اس کی اجازت دی۔ اسی ضمن میں حماد بن ابی سلیمان کہتے ہیں۔

> میں نے مغیرہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انھوں نے اپنے دانت سونے کے تار کے ساتھ باندھے ہوئے تھے، یہ بات ابراہیم نخعیؒ سے ذکر ہوئی تو انھوں نے کہا اُس میں کوئی حرج نہیں۔9

مذکورہ بالا حدیث ہی کی بنیاد پر علماء نے سونے کی ناک، سونے کا دانت لگوانا جائز قرار دیا۔ گویا ضرورت کے وقت ایسی چیز

مباح ہو جاتی ہے جو عام طور پر ناجائز و حرام ہوتی ہے۔ جسم کے کسی حصے کا کٹ جانا یا ٹوٹ جانا، مصنوعی اعضا یا دانت وغیرہ کا ٹوٹ جانا، جو انسان کی ضرورت اور حاجت ہوتے ہیں ان کا لگوانا جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے ساتھ اس کا علاج بھی پیدا فرمایا ہے۔ جب کسی بیماری کا حل یا علاج جائز اور حلال اسباب سے نہ نکل سکے، تو معالج کے لیے یہ ناگزیر ہو جاتا ہے کہ وہ مریض کو بچانے کے لیے کوئی بھی طریقہ استعمال کرے، یہی عمل شریعت میں رخصت کہلاتا ہے۔

جب راہ متعین ہو گئی تو کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہ جاتی۔ مذہب سائنس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور جو لوگ سائنسی تحقیق کے لیے عقل وشعور کو استعمال میں لاتے ہیں، ان کا ایمان مزید پختہ ہو جاتا ہے، کیونکہ وہ خدا کی نشانیوں کو زیادہ قریب سے دیکھتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ اپنی جستجو اور تحقیق کے ہر قدم پر، ایک بے خطا اور کامل ترین نظام کو نہایت قریب پاتے ہیں۔ ہر لمحے ان پر لطیف سے لطیف تر نکات منکشف ہوتے چلے جاتے ہیں۔10

سائنس کے یہ کرشمے بے شک انسان کی فلاح کے لیے ہی وجود میں آئے ہیں، لیکن ان کا صحیح استعمال اور ان سے بھرپور فائدہ اٹھانا ہماری عقل وشعور پر منحصر ہے۔ بس یہیں سے ہماری سوچ اور فکر بھی بٹ جاتی ہے، کیونکہ جس طرح انواع واقسام کی چیزیں انسان نے اپنی آسانیوں کے لیے بنائیں، اسی طرح ان کا استعمال بھی سب نے اپنی سوچ اور سمجھ کے مطابق کیا۔

3. زیب وزینت کے متعلق اسلامی اخلاقیات

بلاشبہ موجودہ دور ایک ایسا انقلاب آفریں دور ہے، جسمیں تہذیب وثقافت کی یلغار، علوم وفنون کا بول بالا، تعلیم وتعلم کا اجالا ہے۔ پوری دنیا یورپ اور مغرب کے انقلابات سے حیرت زدہ ہے اور اس کے ہر عمل کی بہت زیادہ دلدادہ ہو چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دور حاضر کے انسانی معاشرے کا ہر فرد، چاہے وہ مسلم ہو یا غیر مسلم یورپ کی نقالی کیے بغیر، اپنے آپ کو انسان ہی تصور نہیں کرتا (اِلا من رحم ربی)۔ یورپ اور مغربی کلچر کی نقالی کا یہ بھوت اور ناسور، مسلم معاشرے کے اندر اتنی تیزی کے ساتھ سرایت کر رہا ہے کہ اس پر قدغن لگانا ناممکن تو نہیں، پر مشکل ضرور ہے۔ چونکہ یہ دور انتہائی ماڈرن ہو چکا ہے اور اس نشے میں ہر کوئی سادگی کو چھوڑ کر، اس رنگینی کی طرف بے خوف وخطر بھاگ رہا ہے، جس کی حقیقت ایک سراب سے بھی کمتر ہے۔

جبکہ دین اسلام نے خوبصورتی کے مفہوم پر غالب آلودگیوں کو دور کرتے ہوئے اسے خوب بنایا اور سنوارا ہے۔ اس کی حقیقی خوبصورتی اور زندگی میں مسلمان کے پیغام وکردار کے مطابق نمایاں حدود وعلامات کی نشاندہی کی، تاکہ حماقت وبے شرمی سے پاک فضیلت کے دائرے میں خوبصورتی اور مردانہ کمالات و امتیازات کے مجروح ہوئے بغیر، حسن و جمال کا اظہار ہو سکے نیز یہ کہ خوبصورتی اختیار کرنے والا، ممنوع عمل یا تخلیق کو خراب کرنے والے غلط مفہوم یا شبہات کا شکار نہ ہو جائے۔ اور شرعی دلائل سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ مرد وزن کی زینت کے مابین فرق کرنے والی حدود سے تجاوز کرنا دین اسلام کے نزدیک انتہائی ناپسندیدہ عمل

ہے۔ مزید بر آں اس سے اخلاق و کردار کی عمارت گر جاتی ہے، فضائل کے اقدار ہل جاتے ہیں، امت کی عظمت اور معاشرے کی پاکیزگی کمزور پڑ جاتی ہے۔ اس کے عواقب و نتائج بھی انتہائی مہلک و تباہ کن ہوتے ہیں۔ زیب و زینت کے متعلق اسلام کی پیش کردہ اخلاقیات ذیل میں پیش کی جاتی ہیں، ملاحظہ ہو۔

3.1 غیر محرم سے پردہ ہو

عورت کی خوبصورتی اور اس کی حقیقی زینت کا مقصد یہ ہے کہ اس کی روح پرور حیا اور اس کی شخصیت کو نکھارنے والی پاکدامنی کے زیر سایہ، اس کے حسن و جمال کو اجنبیوں کی نگاہوں سے بچایا جاسکے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ ۚ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔11

" اور عورتیں اس طرح زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو تاکہ تم نجات پاسکو۔"

3.2 ایمان کی نگہداشت

جب ہم اسلامی تعلیم کے مطابق زیب و زینت اختیار کریں گے تو یہ ہمارے لئے بہت ہی بہتر ہو گا کیونکہ ہم حسن و جمال کے ان ذرائع کو کبھی فراموش نہیں کریں گے جس سے ہمارے جسم پروان چڑھتے ہیں، اعضاء پاکیزہ ہوتے ہیں اور روحیں عروج پاتی ہیں۔ بلاشبہ وہ ذریعہ دلوں کا ایمان سے مزین ہونا ہی ہے، کیونکہ ایمان سے مزین دل ہی ہر طرح کی حقیقی خوبصورتی اور حسن و جمال کی تجلیوں کا مرکز ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ ۔ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَنِعْمَةً ۚ ۔12

"لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمان کو تمہارے لئے محبوب بنا دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں زینت دے رکھی ہے۔ کفر، گناہ اور نافرمانی کو تمہاری نگاہوں میں ناپسندیدہ بنا دیا ہے، یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ اللہ کے احسان وانعام سے۔"

اور جب کسی کا دل ایمان سے مزین ہو جاتا ہے تو وہ خوبصورت روح، اعلیٰ وقار، بلند اخلاق اور پاکیزہ کردار کا مالک ہو کر دین و دنیا کے حسن و جمال سے فیضیاب ہو جاتا ہے۔ اور جب دل ایمان سے مزین ہو جاتا ہے، تو جسم کے سارے اعضاء بھی خوبصورت ہو جاتے ہیں، مثلاً زبان شاندار عبارت، پاکیزہ کلمات اور ایسے عمدہ الفاظ سے معطر ہو جاتی ہے، جو دلوں کو گرویدہ اور عقلوں کو موہ لیتے ہیں۔

3.3 موقع محل کی مناسبت کا خیال

مسلمان ہمیشہ موقع محل کی مناسبت اور ہر جگہ کی موافقت سے زیب وزینت اختیار کرتا ہے اور کسی مسلمان کے نزدیک اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ تمام مقامات سے بڑھ کر زینت کے لائق اللہ تعالیٰ کے وہ گھر ہیں، جو اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور سب سے بڑھ کر خوبصورت مقامات ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔13

"اے اولاد آدم! تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو۔"

3.4 مبالغہ آرائی سے اجتناب

اسلام نے زینت اختیار کرنے میں ایسی مبالغہ آرائی سے بھی منع فرمایا ہے کہ جس سے اللہ کی بناوٹ میں مستقل تبدیلی ہو جائے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ ۚ ۔14

"اور انہیں راہ سے بہکاتا رہوں گا، باطل امیدیں دلاتا رہوں گا اور انہیں سکھاؤں گا کہ جانوروں کی کان چیر دیں، اور ان سے کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑ دیں۔"

3.5 بے حیائی سے اجتناب

معاشرتی برائیوں میں سے سب سے بری اور گندی خصلت بے حیائی ہے جس کی وجہ سے معاشرہ بے راہ روی کا شکار ہو کر تباہی اور بربادی کے دہانے پر پہنچ جاتا ہے اور قتل وغارت گری عام ہو جاتی ہے۔ یہی شیطان کا اصل مقصد ہے کہ کسی طرح معاشرے کے امن وسکون کو برباد کر کے اس کو جہنم کا ایندھن بنا دیا جائے۔ کیونکہ قتل کی سزا جہنم ہے اور شیطان انسانوں کو جہنم ہی میں لے جانا چاہتا ہے۔ اس کا بہت بڑا سبب اور بنیاد بے حیائی ہی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری ہے:

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاءِ وَاللَّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ۔15

"شیطان تمہیں فقر سے دھمکاتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ وسعت والا اور علم والا ہے۔"

درج بالا آیت قرآنی سے معلوم ہوتا ہے کہ بے حیائی شیطانی کام ہے اور شیطان کبھی بھی انسان کو اچھے راستے پر چلنے نہیں دیتا، بلکہ برے راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ لہذا ایسی زیب وزینت جو بے حیائی کی طرف لے جائے اس سے اجتناب لازمی ہے۔

اسلامی نظام حیات کے تحت نہ صرف انفرادی طور پر بے حیائی کے کاموں سے روکا گیا، بلکہ اجتماعی طور پر بھی بے حیائی کے پھیلاؤ کا بھی سد باب کیا گیا۔ بے حیائی کے مرتکب افراد کے لیے سخت عذاب کی نوید سنائی گئی۔

3.6 غرور و تکبر سے اجتناب

زیب و زینت اختیار کرتے ہوئے اپنے لباس اور زیورات پر گھمنڈ کرنا، اور ان چیزوں کی وجہ سے اپنے آپ کو معزز جاننا شریعت اسلامیہ کی رو سے قطعاً پسندیدہ عمل نہیں، بلکہ بہت بڑا جرم ہے۔ ایک انسان دوسرے انسان کے مقابلے میں جو بھی ظلم یا فساد کرتا ہے، ان سب کی جڑ میں کھلا یا چھپا ہوا غرور ضرور شامل ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ۔16

"لوگوں کے سامنے اپنے گال نہ پھلا اور زمین پر اکڑ کر نہ چل۔ بے شک کسی تکبر کرنے والے شیخی خورے کو اللہ پسند نہیں فرماتا۔"

معلوم ہوا ہے کہ غرور کرنا، زمین پر اکڑ کر چلنا، یہ سب اعمال اللہ کو ناپسند ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان گرامی ہے۔

إن الله عز وجل قد أذهب عنكم عبية الجاهلية وفخرها بالآبا مؤمن تقي وفاجر شقي أنتم بنو آدم وآدم من تراب ليدعن رجال فخرهم بأقوام إنما هم فحم من فحم جهنم أو ليكونن أهون على الله من الجعلان التي تدفع بأنفها النتن۔17

کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کے تکبر کو دور کر دیا اور باپ دادا پر فخر کو دور کر دیا ہے (تمھیں ایمان و اسلام سے معزز بنایا)، (انسان دو طرح کے ہیں) صاحب ایمان، متقی یا فاجر اور بدبخت۔ تم سب آدمؑ کی اولاد ہو اور آدمؑ مٹی سے تھے۔ لوگوں کو قومی نخوت ترک کرنا پڑے گی، وہ تو (کفر و شرک کے سبب) جہنم کا کوئلے بن چکے۔ ورنہ یہ (قوم پر تکبر کرنے والے) اللہ کے ہاں گندگی کے کالے کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہوں گے، جو اپنی ناک سے گندگی کو دھکیلتا پھرتا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ بے جا فخر کرنے والے اللہ کے نزدیک ذلیل ترین لوگ ہیں، جو کہ کیڑے مکوڑوں سے بھی بدتر ہیں۔ کیونکہ دنیا کی حیثیت اللہ کے نزدیک کچھ بھی نہیں ہے مزید برآں یہ دنیا کوئی عمدہ اور پائیدار چیز نہیں ہے، اسی وجہ سے اس پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ پس معلوم ہوا کہ جب اعتماد نہیں کیا جاسکتا، تو پھر اس پر فخر و غرور اور گھمنڈ کرنا قطعاً زیب نہیں دیتا۔

4. زیب و زینت کی مروجہ شکلیں اور ان کے متعلق اسلامی تعلیمات

اسلام میں ہر جائز فطری خواہش بشمول زیب و زینت کی تکمیل کی اجازت دی گئی ہے۔ شریعت اسلامیہ نے آرائش و زیبائش

کی اجازت ضرور دی ہے لیکن اس کی حد مقرر کر دی ہے۔ عورتوں کو رنگین اور ریشمی کپڑے، سونے چاندی وغیرہ کے زیورات پہننے کی اجازت اس لیے دی گئی ہے کہ یہ چیزیں ان کے حسن کو دوبالا کرتی ہیں۔ اسلام نے عورتوں کو بننے سنورنے اور زیب وزینت اختیار کرنے کی اجازت اپنے شوہر کو خوش کرنے کے لیے دی ہے۔ آج کل بعض عورتیں اسی اجازت کا غلط استعمال بلکہ ناجائز استعمال کرتی ہیں کہ شوہر کی بجائے دوسروں کے لیے بنتی سنورتی ہیں۔ شوہر کے سامنے گھر میں ایسے کپڑے اور ایسی حالت بنا کر رکھتی ہیں کہ جیسے کوئی خادمہ ونوکرانی ہے اور باہر گھومنے کے لیے جائے تو حسن کی پری ہے۔ حالانکہ گھر میں رانی و ملکہ کا لباس ہونا چاہیے تھا اور باہر کے درندوں اور بھیڑیا صفت نما انسانوں سے بچنے کے لیے سادگی اختیار کرنا ضروری تھی۔ جو عورتیں اپنے شوہروں کو خوش کرنے کے لئے اچھالباس اور آرائش وزیبائش اختیار کرتی ہیں، ان کے لئے ثواب اور جو عورتیں اس کے برعکس کرتی ہیں، ان کے لئے گناہ ہے۔

زیب وزینت کی تکمیل میں آج کا معاشرہ شرعی حدود سے بہت آگے نکل چکا ہے۔ لباس ہو یا کوئی اور طور وطریقہ، چلنے کا انداز ہو یا گفتگو کا انداز، رہن سہن ہو یا رسوم ورواج، ہر ایک میں انہیں مغربی تہذیب کی نقالی ہی پسند ہے۔ جسم پر مختلف قسم کے رنگ برنگے چمکیلے لباس، لباس کے نت نئے حیاسوز ڈیزائن، کسے ہوئے چست لباس، نیم برہنہ، بازووں اور جسم کے نشیب وفراز کو ظاہر کرتے ہوئے، خود ساختہ پھٹے کپڑوں کے شوقین نظر آتے ہیں۔ ہیئر اسٹائل ایسے کہ جنہیں دیکھ ایک پاگل کو بھی ہنسی آجائے۔ فیشن کے نام پر کپڑوں کی ایسی تراش خراش کہ شرم وحیا سر پیٹ کر رہ جائے۔ بعض لڑکیاں، ٹی شرٹ، میں ملبوس مکمل لڑکوں والا حلیہ بنائے خود پر فخر محسوس کرتی ہیں، جنہیں شمع خانہ کی بجائے، شمع محفل بننا زیادہ پسند ہوتا ہے، تو بعض لڑکے ہاتھوں میں کنگن ڈالے، بالوں کی پونی بنائے، کانوں میں بالیاں سجائے، انگلیوں میں چھلے پہنے ہوے، گردن میں چین لٹکائے، صنف نازک کو مات دیتے نظر آتے ہیں۔ اکثر و بیشتر دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگوں کے بننے سنورنے کے شوق انہیں اتنے بھاری پڑ جاتے ہیں کہ جس کے باعث ان کی زندگی میں ایسی تبدیلی آتی ہے، جو مثبت نہیں بلکہ منفی اثر ڈالتی ہے اور وہ ڈپریشن کا شکار ہو کر اپنے آپ کو نقصان پہنچا لیتے ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ کوئی دوڑ خواہ کتنی زیادہ برق رفتار اور کتنی حیرت انگیز کیوں نہ ہو، اگر اس کی سمت صحیح اور مقصد درست نہیں، تو وہ انسانیت کے لیے کوئی فائدے کی چیز نہیں ہو سکتی۔ ٹائن بی نے صحیح کہا ہے کہ سائنس سے فائدہ اٹھانے کے لیے روحانی سرجری کی ضرورت ہوتی ہے۔18

ہمارے دین میں ایسی زینت اختیار کرنے سے بھی منع فرمایا گیا جس میں کسی دوسری جنس کی مشابہت ہو۔ اس حوالے سے تشبہ کے متعلق مشہور ہے کہ تشبہ کا حکم اس وقت لگایا جائے گا کہ جب تشبہ کی نیت وارادہ بھی ہو یا اس انداز میں کام کیا جائے کہ دیکھنے والے کا ذہن پہلی نگاہ میں یہ فیصلہ کرے کہ یہ فلاں کے ساتھ مشابہت ہے۔ جب کہ آپ ﷺ نے فرمایا: من تشبه بقوم فهو منهم۔19 "جو شخص اپنی تہذیب چھوڑ کر دوسری قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے تو اس کا شمار بھی اسی قوم سے ہو گا۔"

دور جدید میں بعض مسلمان عورتیں بھی، غیر مسلم خواتین کی تقلید کرتے ہوئے اور سنت سے جہالت کی وجہ سے لمبے

ناخن رکھنے کی وبامیں مبتلا ہیں جو سراسر خلاف شریعت عمل ہے۔ناخن کاٹنا سنت نبوی ﷺ ہے جس پر اہل علم کا اجماع ہے نیز یہ خصائل فطرت میں سے بھی ہے۔ ناخن کاٹنے میں حسن ونظافت جب کہ لمبے چھوڑ دینے میں بدشکلی اور خونخوار درندوں کے ساتھ مشابہت ہے۔لمبے ناخنوں کے نیچے میل جمع ہو جاتی ہے اور یہ نیچے تک پانی پہنچنے کی راہ میں رکاوٹ بن جاتے ہیں۔

متعدد مسلم ممالک میں ایک رواج عام ہو چکا کہ بعض عورتیں اپنے سر کے بالوں کو جڑوں کے قریب تک کاٹ لیتی ہیں، جو درحقیقت ایک فرنگی طرز زندگی ہے۔یہ عمل مسلم امہ کی عورتوں اور اسلام سے قبل عرب عورتوں کے طریقہ کے خلاف ہے، یہ رواج ان عمومی انحرافات میں سے ہے جو دین، مقصد تخلیق، اخلاق اور کردار کو متاثر کر رہا ہے۔ مسلمان عورتوں کے لیے سر کے بال لمبے رکھنا واجب ہے اور بلا عذر وضرورت مونڈوانا حرام ہے۔ عورتوں کے لیے سر کے بال مونڈنا جائز نہیں ہے، کیونکہ امام نسائیؒ نے اپنی سنن میں حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے کہ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأسَهَا-20 "نبی کریم ﷺ نے عورت کو سر مونڈنے سے منع کیا ہے"۔مذکورہ حدیث میں نبی کریم ﷺ سے نہی ثابت ہو چکی ہے اور نہی تحریم پر دلالت کرتی ہے بشرطیکہ اس کی کوئی روایت متعارض نہ ہو۔اگر مقصد زینت کے بغیر فقط ضرورت کی وجہ سے بال کاٹے جائیں، مثلاً بال اتنی زیادہ لمبے ہو جائیں کہ ان کو سنوارنا اور سنبھالنا مشکل ہو جائے وغیرہ، تو بقدر ضرورت کاٹ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر بال کاٹنے کا مقصد کافرہ و فاسقہ عورتوں یا مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا ہو، تو بلاشبہ یہ ایک حرام عمل ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے عمومی طور پر کفار کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے اور عورتوں کو مردوں کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے۔

ایک اور گناہ غیر محسوس طریقے سے فیشن کے نام پر مسلم امہ میں داخل ہو چکا ہے کہ بعض عورتیں اور بعض لڑکیاں زیب و زینت اختیار کرتے ہوئے ناخن پالش کی عادی ہوتی جارہی ہیں۔ تمام علماء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ ناخن پالش لگانے سے وضو اور غسل نہیں ہوتا، جب تک کہ پالش کو کھرچ کر نکال نہ ڈالیں۔ ذرا سوچنے کی بات ہے کہ آج کتنی عورتیں ہیں کہ ہمیشہ ناپاک زندگی گذار رہی ہیں نہ ان کا وضو ہوتا ہے، نہ ان کا غسل اور نہ ہی ان کی نماز، لہٰذا اس مسئلہ پر فوری توجہ دے کر ناخن پالش کے استعمال سے بچنا چاہیے۔

عورت کے لئے سونے اور چاندی کے زیورات پہننا جائز ہے، جس پر علماء کا اجماع ہے، لیکن غیر محرم مردوں کے سامنے اپنے زیورات کو ظاہر کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ عورت کے لئے یہ بھی جائز نہیں ہے کہ اس کے خفیہ زیورات کی آواز کوئی غیر محرم سنے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ-21

"اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے۔"

غرض یہ کہ دین اسلام وہ واحد مذہب ہے جو وقت اور حالات کے تقاضوں کے اعتبار سے عصری علوم سے ہر دور میں فائدہ

اٹھانے کی اجازت دیتا ہے تا کہ اس پر چلنے والے دین اور دنیا دونوں میں اپنا بلند مرتبہ و مقام حاصل کر سکیں۔

5. خلاصہ

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جب سے یہ کائنات معرض وجود میں آئی ہے، ارتقائی منازل طے کرتا ہوا انسان تبدیلیوں کے مختلف مراحل سے گزرتا رہا ہے اور یہ تبدیلیاں انسان کی انفرادی، اجتماعی اور معاشرتی زندگی پر کبھی مثبت، تو کبھی منفی اثرات مرتب کرتی رہی ہیں۔ گویا کائنات کی فطرت تبدیلی پر رکھی گئی ہے اور یہی تبدیلی کی چاہت انسان کی فطرت میں بھی رچی بسی ہوئی ہے۔ اور اسی فطرت اور مزاج کے ساتھ، اللہ پاک نے اس کائنات کو ایسا حسین اور مکمل تخلیق کیا کہ انسان کی ہر ضرورت اور آنکھوں کو خیرہ کر دینے والی خوبصورتی سے مزین کر دیا۔ جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ آج کا دور سائنسی عروج کا دور ہے، جس کا ماضی، حال اور مستقبل سائنسی انقلابات سے بھرا پڑا ہے۔ ترقی کی یہ منازل طے کرتا ہوا انسان، کامیابی و ناکامی کے نشیب و فراز سے گزرتا ہوا یہاں تک پہنچا ہے۔ اسلامی شریعت میں ایک ایسی خاصیت اور لچک موجود ہے جو انسان کو جدت طرازی کے ساتھ آگے بڑھنے کے ساتھ، اس کو حدود و قیود اور ضابطوں کی پابندی بھی سکھاتی ہے۔ ہمارے دین نے ہم کو قدرت کی تمام زینتوں، آسائشوں اور آسانیوں کو حضرت انسان کے فائدے کے لیے کھول کر بیان فرما دیا اور اس سے استفادے کے بارے میں اصول و ضوابط وضع کرتے ہوئے، اعتدال کی راہ اختیار کرنے کا حکم بھی دیا۔

دین اسلام ہمیں اپنی خواہشات کا گلا گھوٹنے کا حکم نہیں دیتا، بلکہ فطرت کے تمام حسن و جمال اور رعنائیوں سے حدود و قیود میں رہ کر تمام تر فائدے اٹھانے کی پوری اجازت دیتا ہے، لیکن ہمارے دین میں افراط و تفریط کی اجازت نہیں۔ اب یہ حدود اور اصول و ضوابط کیا ہیں اور ان کی تفصیل اور دلیل کیا ہے، ان کے فائدے اور نقصانات کیا ہیں، سائنس اس کا جواب دینے سے قاصر ہے، مثلاً حلال و حرام، جائز و ناجائز وغیرہ، وہ احکامات و معاملات ہیں، جنکے متعلق دین اسلام نے کھل کر بیان فرمایا ہے۔ کیونکہ جس خدا نے حسن کو تخلیق کیا ہے، وہی اس کے تمام اسرار و رموز سے واقف ہے اور پھر اس نے ان تمام اسرار و رموز کو قرآن پاک میں بیان فرما دیا، ساتھ ہی اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے پر چلنے کو کامیابی اور بہترین نمونہ قرار دے دیا۔

6. نتائج

تمام انسانوں کے لیے ہدایت و کامیابی اسی میں ہے کہ وہ برے اخلاق کو چھوڑ کر اچھے اخلاق کو اپنائیں۔ اسلامی نظام حیات نہ صرف اچھائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے بلکہ برائیوں سے بچنے اور دور رہنے کی تلقین کے ساتھ طریقے بھی مہیا کرتا ہے۔ گزشتہ اوراق میں پیش کی گئی بحث سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ:

- اسلام نے شرعی حدود واعتدال میں رہتے ہوئے جائز وپاک چیزوں کے ذریعہ ، ہر قسم کی زیب و زینت اور آرائش و زیبائش کی اجازت دی ہے، لیکن اس کے لئے کچھ اصول وضوابط وضع کر دیئے گئے ہیں۔
- زیب وزینت اختیار کرتے ہوئے اللہ کی فطری خلقت کا تغیر و تبدل لازم نہ آتا ہو مثلا بھوؤں کو بالکل صاف کر کے نکال دیا جائے یا اپنے بالوں کو لمبا دکھانے کے لئے کسی دوسری عورت کے بال جوڑ دیئے جائیں۔
- ناخن کاٹنے میں حسن ونظافت ہے جبکہ لمبے چھوڑ دینے میں بد شکلی اور خونخوار درندوں کے ساتھ مشابہت نظر آتی ہے۔ مزید بر آں لمبے ناخنوں کے نیچے میل جمع ہو جاتی ہے اور ناخنوں کے نیچے تک پانی پہنچنے کی راہ میں رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ بعض مسلمان عورتیں، غیر مسلم خواتین کی تقلید کرتے ہوئے اور سنت سے جہالت کی وجہ سے لمبے ناخن رکھنے کی وبا میں مبتلا ہیں۔
- فیشن کی آڑ میں ہر طرح کی بے ہودگی، کمینگی، بے حیائی، فحاشی، عریانیت، دہریت اور مادیت کو فروغ دیا جارہا ہے۔ فیشن پرستی کے اس طوفان میں نوجوان نسل اپنے تابناک ماضی کو فراموش کرکے، حسن پرستی، غیروں کی نقالی اور اپنی زندہ و تابندہ دینی روایات وتہذیب کی دھجیاں اڑاتی نظر آتی ہے۔
- یہ فیشن پرستی کے نقصانات اور اس کی نحوست ہی تو ہے کہ انسانی معاشرہ حیوانیت و درندگی کی راہوں پر گامزن نظر آتا ہے فیشن پرستی کے نشے میں چور انسان جہاں غرور وتکبر کی چادر اوڑھے ہوتا ہے، وہیں دوسری طرف ڈپریشن، مایوسی ،فضول خرچی، آخرت سے بیزاری، خود فراموشی اور خدا فراموشی کا عملی نمونہ بھی ہوتا ہے۔

7. سفارشات

دور جدید کا معاشرہ آج اگر قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہوا جائے تو کوئی شک نہیں کہ دنیا و آخرت کی کامیابیاں وکامرانیاں ہمارے قدم چومیں گی اور معاشرہ امن وسکون کا گہوارہ بن جائے گا۔ مقالہ ہذا کے حوالے سے ہماری سفارشات درج ذیل ہیں۔

- زیب وزینت کے حوالے سے مخصوص خصائل فطرت پر عمل کرنا ازحد ضروری ہے۔
- ضرورت اس امر کی ہے کہ زیب وزینت کی تکمیل میں کہیں شرعی قوانین کی خلاف ورزی نہ ہونے پائے کیونکہ بے شک تجمل یعنی جمال اللہ کو پسند ہے، لیکن وہ جمال جو اللہ سے نزدیک کردے نہ کہ وہ خوبصورتی جو اللہ سے دور کردے اور حلال وحرام کی تمیز ختم کردے۔ ایسی زیب وزینت انسان کے لیے زہرِ قاتل ہے۔
- مسلمانوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اسلام نے انہیں مضبوط محنتی جفاکش سپاہی بننے کی تعلیم دی ہے، نہ ک عورتوں کی طرح بناؤ سنگھار اور نازک بدن بننے کی۔

- جمالیاتی اور زیب وزینت کے حوالے سے اسلام نے جو اصول وضع کیے ہیں ان کی روشنی میں اپنی ہر خواہش کو عملی جامہ پہنانا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔
- مسلم امہ کے افراد زیب وزینت اختیار کرتے ہوئے اغیار کی نقالی سے کوسوں دور رہیں، کیونکہ اسلام کی تعلیمات کو اپنانے ہی میں دنیاوآخرت کی بھلائی مضمر ہے۔

حوالہ جات

---

1 ندوی، محمدشہاب الدین، اسلام اورجدیدسائنس، زاہد بشیرپرنٹرز لاہور، س۔ن، ص17

Nadvī, Muhammad Shahābuddin, isālm aūr jadīd Science, Zāhid Bashir Printers Lahore, p. 17

2 القرآن:7: 14

Al-Qurān :7;14

3 القرآن 7:32

Al-Qurān :7:32

4 ہارون یحیٰ، مترجم:محمدیحیٰ، قرآن رہنمائے سائنس، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، س۔ن، ص83

Hārūn Yahya, translator: Muhammad Yahya, Qur'an rahnumai Science, maktaba rahmāniya, Lahore, p.83

5 گیلانی، مترجم:سیدمحمود فیروز شاہ، قرآنی آیات اورسائنسی حقائق، اسلامک بک فاؤنڈیشن، نئی دہلی. سن اشاعت : 1994 ،ص269

Gīlāni, translator: Syed Mahmood Firoz Shah, Quranī āayāt aūr science haqāiq, Isalamic Book Foundation Delhi, India, p. 269

6 الترمذی، امام محمدابوعیسیٰ، سنن ترمذی، حدیث :3692، المکتبہ الرشیدیہ، دہلی، ہند، س۔ن

Al-Tirmidhī, Imām Muhammad Abū ‘issa, sunan Tirmidhī, Hadith: 3692, al-maktaba al-Rashīdiyya, Delhi, India.

7 النسائي، الامام ، ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب، سنن نسائی، كتاب الزينة، حديث: 5226، مكتبة دار الحديث ملتان

Al-nasa'i, imām, Abū abdu- al-rahmān Ahmad bin Shu'aīb, sunan-al-nasa'i, kitab-al-zina, hadith: 5226, maktaba dār-al-hadith Multan.

8 ایضا ،حدیث نمبر:4202

ibid, Hadith No.4202

9 حنبل ، امام احمد ،مسندامام احمدبن حنبلؒ، حدیث نمبر23، س۔ن مکتبہ رحمانیہ، کراچی

Hanbal, Imam Ahmad, Musand imām Ahmad bin Hanbal, Hadith No. 23, maktaba rahmāniya, Karachi.

10 ہارون یحیی ، قرآن رہنمائے سائنس ،ص15

Hārūn Yahya, Qur'an rahnumai Science, maktaba rahmāniya, Lahore, p.83

11 القرآن 9: 31

Al-Qurān 9:31

12 القرآن 49: 8,9

Al-Qurān 49:8,9

[13] القرآن 7: 31

Al-Qurān 7:31

[14] القرآن 5: 119

Al-Qurān 5:119

[15] القرآن 2: 268

Al-Qurān 2:268

[16] القرآن 31: 18

Al-Qurān31:18

[17] ابو داؤد ،الامام، سليمان بن اشعث، سنن ابو داوٗد، كتاب اللباس، حديث : 1796 ،مكتبة دار الحديث ملتان

Abū dawūd, Imām, sulaīmān bin ash'ath, Sunan abū dawūd, kitāb al-libās, hadith: 1796, maktaba dār-al-hadith, Multan.

[18] عثمانی،مفتی محمدتقی،راہِ سنت، ص82، مکتبہ دارالعلوم،کراچی،س-ن

Usmani, Mufti Muhammad Taqi, Rahe-e-Sunnah, p.82, maktaba dār-al- ulūm, Karachi.

[19] ابو داؤد ، سنن ابو داوٗد، كتاب اللباس، حديث : 4031

Abū dawūd, sunan abū dawūd, kitāb al-libās, hadith: 4031

[20] النسائي، سنن نسائی، كتاب الزينة، حديث: 5047

Al-nasa'i, sunan al-nasa'i, kitāb al-zīnā, hadith: 5047.

[21] القرآن 24: 24

Al-Qurān 24:24